

ہی سے آئے گا، اس لیے دروازہ بھی عاشق کی نظروں کا مرکز بنا ہوا ہے۔  
اسل مقصد صرف یہ واضح کرتا ہے کہ حالت فراق میں میں محبوب کی طرف  
سے کوئی نہ کوئی پیغام پہنچنے کا کتنا اشتیاق و انتظار ہے اور یہ طبعی حالت کا  
نہایت عمدہ نقشہ ہے کہ نظریں دیوار و در پر جمی ہوئی ہیں۔

۲۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

”اپنے گھر میں معشوق کے آنے سے جو تعجب اور حیرت ہوئی  
ہے۔ دوسرے مصرع میں اس کی کیا عمدہ تصویر کھینچی ہے۔ یعنی  
کبھی معشوق کو دیکھتا ہے، کبھی اپنے گھر کو دیکھتا ہے کہ اس  
گھر میں اور ایسا شخص وارد ہوا۔“

مطلب یہ ہے کہ عاشق کو اپنے گھر میں محبوب کی آمد کا یقین نہیں آتا،  
اگرچہ وہ آچکا ہے۔ عاشق پر حیرت کا عالم طاری ہے۔ کبھی اپنے گھر کی حالت  
دیکھتا ہے، کبھی محبوب پر نظر ڈالتا ہے۔ کبھی یہ شبہ پیدا ہوتا ہے کہ گھر میرا  
نہیں، کسی اور کا ہے۔ کبھی یہ خیال دامنگیر ہو جاتا ہے کہ محبوب نہیں آیا، کوئی  
اور آیا ہے۔ جہاں کہیں بالکل منیر معمولی اور بظاہر غیر ممکن الوقوع واقعہ پیش  
آجائے، وہاں صاحب خانہ کی کیفیت ہو ہو ہی ہوتی ہے۔

۳۔ شرح : خواجہ حالی فرماتے ہیں :

عشق حقیقی ہو یا مجازی، اس کے زخم کی گہرائی اس سے بہتر  
کسی اسلوب میں بیان نہیں ہو سکتی۔“

لوگ کیوں آکر میرے جگر کا گھاؤ دیکھ رہے ہیں، جو حد درجہ گہرا ہے ؟  
مشاق ناوک ملگن ایسا ہی زخم لگا سکتا تھا۔ مجھے یہ ڈر ہے، کہیں زخم کی گہرائی  
کا ستائش آمیز ذکر کرنے سے میرے محبوب کے دست و بازو کو نظر نہ لگ جائے  
عام قاعدہ یہی ہے کہ جب کسی کی تعریف کرتے ہیں تو نظر بد کا اثر روکنے کے  
لیے کوئی نہ کوئی کلمہ کہہ لیتے ہیں، مثلاً چشم بد دور، ماشاء اللہ وغیرہ۔ عاشق کی